روزنامہ الفضل لاہور — یکم دسمبر ۱۹۴۷ء

اچھوتوں کا دوست ..... یا ..... دشمن؟

ڈاکٹر امبیدکار نے اپنے ایک بیان میں پاکستان اور حیدر آباد کے اچھوتوں کو مشورہ دیا ہے۔ کہ وہ ہندوستان چلے آئیں۔ آپ نے کہا ہے کہ میرے پاس اس قسم کی شکایات پہنچی ہیں۔ کہ ان علاقوں میں اچھوتوں کو بالجبر مسلمان بنایا جارہا ہے۔ ہماری دانست میں اس سے زیادہ غلط مشورہ دیدہ دانستہ کسی نے کبھی کسی کو نہیں دیا ہوگا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے اس طویل بیان میں اس ظالمانہ سلوک کو وضاحت سے خود ہی بیان کر دیا ہے۔ جو اونچ جاتی ہندو قطعاً صدیوں سے اچھوتوں پر کرتے چلے آئے ہیں۔ اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ آپ نے لکھا ہے۔ کہ یو۔پی میں بھی بارہا اونچ جاتی ہندوؤں نے اچھوتوں کو آگ کی نذر کر دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ "میں اچھوتوں کی موجودہ دردوغم میں ان کی کوئی تسلی و تشفی نہیں کرسکتا۔ جو کچھ میں کرسکتا ہوں وہ یہ ہے کہ ان کو مشورہ دوں کہ وہ ہندوستان چلے آئیں۔ لیکن ہندوستان میں بھی اچھوتوں کی مشکلات ویسی ہی ہیں۔ جیسی پاکستان میں۔ یہاں ہر جگہ اونچ جاتی ہندو ان پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں۔ اگر پاکستان میں ان کو مذہب تبدیل کرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ تو ادھر ہندوستان میں انہیں اپنے سیاسی عقیدہ بدلنے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ اور جبراً کانگرس کا ممبر بنایا جاتا ہے۔ اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان کا بائیکاٹ کر دیا جاتا ہے۔ اور ان کی زندگی ناممکن بنا دی جاتی ہے ایسے بھی واقعات ہوئے ہیں۔ خاصکر یو۔پی میں کہ ان کو زندہ جلا دیا گیا۔

"مشرقی پنجاب میں سکھوں اور ہندو جاٹوں نے ان پر مغربی پنجاب کی نسبت کم مظالم نہیں توڑے۔ سکھ اور ہندو پناہ گزینوں نے ان کو گھروں سے نکالا ہے۔ ان کے مال ومتاع لوٹ لئے ہیں۔ ان کی بیویاں اور بیٹیاں چھین لی ہیں۔ حکومت نے جو اونچ جاتی ہندوؤں کے ہاتھ میں ہے۔ ان کی ذرا مدد نہیں کی ہے آپ نے فرمایا ہے کہ "باوجودیکہ ہندوستان میں اچھوتوں کے سامنے اندھیرا ہی اندھیرا ہے میں پھر بھی ان کو مشورہ دیتا ہوں۔ کہ وہ پاکستان سے یہاں چلے آئیں۔ اگرچہ کانگرس پارٹی نے موجودہ دستور وضع کرتے وقت اچھوتوں کے تحفظات کو کمزور سے کمزور کر دیا ہے پھر بھی ہندوستان میں ہماری تعداد اتنی زیادہ ہے کہ اگر اچھی طرح منظم ہو جائیں تو ہم حکومت وقت کو متاثر کرسکتے ہیں۔"

اونچ جاتی ہندوؤں اور کانگرس کے اتنے مظالم گننے کے بعد ڈاکٹر صاحب کا اچھوتوں کو پاکستان اور حیدر آباد چھوڑ کر ہندوستان کی طرف ہجرت کر جانے کا مشورہ صرف اس لئے اول الذکر علاقوں میں ان کو بالجبر مسلمان بنایا جارہا ہے۔ (جس الزام کے ثبوت میں انہوں نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔) کس قدر مضحکہ خیز اور ناعاقبت اندیشانہ ہے۔ یہ ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے۔ کیا ڈاکٹر صاحب کے خیال میں اچھوت میں بھی کوئی ایسی روحانی یا مادی جاگیر ہے۔ کہ جس کے تباہ ہونے سے اچھوتوں کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا احتمال ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ ایسی سوسائٹی میں جہاں اچھوتوں کو ایک ان مٹ لکیر سے کسی طرح آگے گزرنا برداشت نہیں کیا جاسکتا خواہ حکومت کتنا بھی ان کی حفاظت کے لئے قانون بنائے۔ وہ کوئی تمدنی یا معاشرتی مقام حاصل نہیں کر سکتے کتنی صدیوں سے اچھوت انہی دیوتاؤں کی پوجا کرتے چلے آئے ہیں۔ جنکی پوجا اونچ جاتی ہندو کرتے ہیں۔ پھر کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ بارہا ان کے سامان پرستش اور خود ان کو بھی آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں میں بھسم کر دیا گیا۔ اور تمدن ومعاشرت کے جادہ پر ایک انچ بھی ان کو آگے نہ بڑھنے دیا گیا۔ اس کے برخلاف ڈاکٹر صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے۔ کہ ایک اچھوت سے اچھوت جب اسلام کی آغوش میں آجاتا ہے۔ تو اسکی تمام ناقابلیت کی زنجیریں خود بخود ٹوٹ کر الگ جا پڑتی ہیں۔ اور وہ از سر نو انسانیت کی دنیا میں پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہم پاکستان میں اچھوتوں کی جبری تبدیلیٔ مذہب کے الزام کی تصدیق کرتے ہیں۔ نہ تو اسلام اس طرح کی تبدیلی کی اجازت دیتا ہے۔ اور نہ ہمارے علم میں پاکستان میں ایسی تبدیلی مذہب کے واقعات ہوئے ہیں۔ چونکہ مسلمانوں اور اسلام کے خلاف اکسانے کے لئے ڈاکٹر صاحب کے پاس کوئی مواد نہیں تھا۔ اس لئے اپنے آقاؤں اونچ جاتی ہندوؤں کو جن کے ہاتھ میں ہندوستان کی کانگرسی حکومت کی باگ ڈور ہے خوش کرنے کے لئے اور ان کی سازشی عمارت میں اپنی اینٹ لگانے کے لئے انہیں یہ نہایت غیر دانشمندانہ اور انتہائی مضر مشورہ اچھوتوں کو دینا پڑا ہے۔

اور آپ انڈین یونین کی سیاسی قماربازی میں فریب کے پانسے کو کامیاب بنانے میں معاونت کر رہے ہیں حقیقت یہ ہے کہ ریاست حیدر آباد میں اچھوتوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ہندوؤں کو خطرہ ہے کہ اگر اچھوت مسلمانوں سے مل گئے۔ تو وہاں ان کی دال نہیں گلیگی۔ اور وہ اپنی من مانی نہیں کرسکیں گے اور اونچ جاتی ہندو کا طرہ امتیاز لہراتا نہیں رکھ سکینگے اس لئے ضروری ہے۔ کہ ان کو مسلمانوں سے پھاڑ کر ہندو اکثریت کا ہاک قائم رکھا جائے۔ جو اچھوتوں کے الگ ہوجانے سے قائم نہیں رہ سکتا۔ یا اتنا مؤثر ثابت نہیں ہوسکتا جتنا کہ ہندو کانگرسی حکومت چاہتی ہے۔ پاکستان کے اچھوتوں کا ذکر تو ضمناً کیا گیا ہے۔ تاکہ بیان میں یکسانی اور وقعت پیدا ہوجائے ورنہ ڈاکٹر صاحب خوب جانتے ہیں کہ پاکستان میں جبری تبدیلی مذہب کے ایسے واقعات شاذ کا حکم رکھتے ہیں۔ یہاں اچھوتوں اور غیر اچھوتوں میں کوئی امتیاز نہیں۔ نہ حکومت میں نہ سماج میں۔ مسلمان ہر انسان کو انسان سمجھتا ہے۔ یہ بات اس کی گھٹی میں پڑی ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے بیان کے آخری فقرے صاف چغلی کھا رہے ہیں۔ کہ آپنے یہ باتیں ایک خاص غرض اور موقعہ کے پیش نظر کہی ہیں۔ اور وہ غرض حیدر آباد کے اچھوتوں کو ریاست حیدر آباد کے خلاف اکسانا ہے۔ اور ان کو انڈین یونین کی اغراض کے مطابق ڈھالنا ہے۔ اور اس موقعہ پر اس کی بے حد ضرورت بھی ہے۔ جبکہ انڈین یونین سیاسی منڈی میں ریاست حیدر آباد کے ساتھ زیادہ سے زیادہ فائدہ مند سودا کرنے کے لئے ہر طرح کے جائز وناجائز طریقے استعمال کر رہی ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

"میں اچھوتوں کو مشورہ دونگا کہ وہ نظام اور انجمن اتحاد المسلمین کا ساتھ ہرگز نہ دیں۔ خواہ ہندو ہم پر کتنا ہی ظلم کریں۔ اس کے خیال سے ہمیں اپنے فرض سے نہیں ہٹنا چاہیئے۔ اچھوتوں کو آزادی کی ضرورت ہے۔ اور انکی تمام تحریک آزادی کے حصول کے لئے ہے وہ نظام کا ساتھ نہیں دے سکتے۔ کیونکہ وہ آزادی کے خلاف جنگ کر رہا ہے۔ اچھوت دھرتی کے پوت ہیں۔ ہندوستان ان کی بھی ویسی ہی ماں ہے جیسی اوروں کی۔ انکو اس کی عظمت کی تمنا کرنی اور اس کے لئے لڑنا چاہیئے۔ اور انکی آزادی اور اس کے وقار کے لئے جنگ کرنی چاہیئے۔"

ان فقروں سے صاف معلوم ہوجاتا ہے کہ آپ انڈین یونین کے سیاسی شطرنج کے ایک ناچیز مہرے سے بڑھ کر اور کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور انکی یہ خوش آئند فقرے اچھوتوں کو اپنے سب سے بڑے ایک ہی مقصد "درجہ انسانیت کا حصول" سے ہٹا نہیں سکتے۔ جس کو ہندوستان میں ڈاکٹر امبیدکار کانگرسی حکومت کا وزیر قانون بنکر بھی حاصل نہیں کرسکتے۔ لیکن پاکستان میں ہر اچھوت ذلیل سے ذلیل پیشہ اختیار کرتے ہوئے بھی حاصل کرسکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک غیر مطبوعہ مکتوب

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نوازش سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مندرجہ ذیل مکتوب ہمیں پہنچا ہے جو شکریہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ یہ خط حضرت نواب محمد علی خان صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو حضور علیہ السلام نے تحریر فرمایا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

محبی عزیزی اخویم نواب صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

کل کے خط کے جواب میں لکھتا ہوں کہ میں صرف چند روز کے لئے اہل وعیال کو ساتھ لے جاتا ہوں۔ کیونکہ میں بیمار رہتا ہوں اور گھر میں بھی سلسلہ بیماری جاری ہے۔ بچے بھی بیمار ہو جاتے ہیں۔ بار بار مجھے خط پہنچتے ہیں حیران ہو جاتا ہوں اور محض اس امید پر کہ آپ یہاں تشریف رکھیں گے اور مکرمی مولوی حکیم نور الدین صاحب یہاں ہیں۔ میں نے ارادہ کیا ہے۔ اور یقین ہے انشاء اللہ جلدی یہ فیصلہ ہو جائے گا۔ اس لئے میرے نزدیک آپ کا اسی جگہ ٹھہرنا مناسب ہے۔ آپ کے یہاں رہنے سے مکان میں برکت ہے۔ امید ہے آپ پسند نہیں فرمائیں گے۔ کہ مکان ویران ہو جائے۔ اور آنے والے مہمان خیال کریں گے کہ گویا سب لوگ اجڑ گئے ہیں۔ اور شماتت اعدا ہوگی۔ ماسوا اس کے آپ اگر گورداسپور جائیں تو دو تین میل کے فاصلہ پر مجھ سے دور رہیں گے۔ ملاقات بھی تکلیف اٹھانے کے بعد ہوگی۔ پھر علاوہ اس کے خواہ مخواہ چھ سات سو روپیہ کرایوں وغیرہ پر آپ کا خرچ آجائے گا۔ پہلے ہی مصارف کا نتیجہ ظاہر ہے اب اس قدر بوجھ اپنے سر ڈالنا مناسب نہیں ہے۔ میرے خیال میں یہ سفر چند روز کا ہے انشاء اللہ تعالےٰ

خاکسار:۔ مرزا غلام احمد عفی عنہ

سیدنا حضرت امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی

مجلس علم و عرفان

اپنی طبیعت میں سادگی، حیا اور طبعی رنگ پیدا کرو

مرتبہ:۔ خورشید احمد

لاہور ۲۷ ماہ نبوت۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز مجلس احباب میں تشریف فرما ہوئے۔ ابتداء میں حضور نے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے افراد کا نام لے کر فرمایا کہ ان میں سے کون کون نماز مغرب میں شریک ہوئے۔ جو افراد شریک نہیں ہوئے تھے ان کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ کل اسی وقت یہاں آکر بتائیں کہ وہ کیوں نماز میں شریک نہیں ہو سکے۔ اس کے بعد حضور نے ایک مختصر تقریر میں طبیعت میں سادگی اور طبعی رنگ پیدا کرنے کی نصیحت فرمائی۔ تقریر کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:

ہمارے ملک کا سب سے بڑا عیب

فرمایا:۔ ہمارے ملک کا سب سے بڑا عیب حماقت ہے۔ ہم میں سے اکثر ایسے ہیں جو کوئی کام کرتے وقت یہ سوچنے کی تکلیف ہی گوارا نہیں کرتے۔ کہ یہ کام آخر ہم کیوں کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ اس میں کوئی معقولیت بھی ہے یا نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں دنیا کی قریباً ہر قوم کا ایک خاص کیریکٹر ہے۔ ایک معین لباس ہے ایک خاص غذا ہے۔ وہاں ہندوستانیوں کا نہ کوئی کیریکٹر ہے نہ کوئی معین لباس ہے اور نہ غذا ہے۔ ان کے اکثر کاموں میں ایک تفاوت اور نرالا پن ہوتا ہے۔ وہ کام کرتے وقت اس کام کی مناسبت موزونیت اور حکمت کے پہلو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔

فرمایا تین چار دن سے میں دیکھ رہا ہوں کہ جس جائے نماز پر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھاتا ہوں۔ اس پر کسی نے ایسا عطر لگایا ہوتا ہے جس کی خوشبو میرے لئے سخت مضر ہے۔ اول تو میں نے کسی حدیث یا کسی تاریخ میں بھی مصلوں پر عطر لگانے کا ذکر نہیں پڑھا۔ دوسرے میں نے کئی دفعہ دوستوں کو بتایا ہے۔ کہ بعض عطروں سے میرے ناک کو بالکل مناسبت نہیں ہے۔ اور وہ میرے لئے سخت مضر ہوتے ہیں مثلاً گلاب کا عطر مانا ہوا بہترین عطر ہے لیکن مجھے اس سے شدید نزلہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے دوستوں کو محبت کے جوش میں مجھے مجبور نہیں کرنا چاہیئے۔ کہ میں وہ عطر ضرور استعمال کروں جو میرے لئے مضر ہیں:

طبیعت کے برخلاف کسی بات پر مجبور کرنا ناپسندیدہ امر ہے

فرمایا کسی شخص کو کسی ایسی بات پر مجبور کرنا عقل کے خلاف ہے جو اس کی طبیعت کے موافق نہ ہو۔ تحفہ دینا اپنی ذات میں اچھی چیز ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ ایک دوسرے کو تحفے دیا کرو۔ تاکہ باہمی محبت بڑھے۔ لیکن آپ نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ تم زبردستی دوسرے کے مونہہ میں لقمے ٹھونسا کرو۔ تحفہ پیش کر دینا اور بات ہے اور تحفے کو استعمال کرنے پر مجبور کرنا بالکل اور چیز ہے۔ تم بے شک تحفے دو۔ لیکن جسے تحفہ دو۔ یہ امر اسکی مرضی پر چھوڑ دیا کرو۔ کہ وہ اسے خود استعمال کرتا ہے۔ یا طبیعت کے خلاف ہونے کی صورت میں اسے استعمال نہیں کرتا۔ اور کسی اور کو دے دیتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے مختلف طبیعتیں بنائی ہوئی ہیں۔ ایک ہی چیز ایک شخص کو پسند ہوتی ہے۔ دوسرے کو ناپسند ہوتی ہے۔ یا ایک کے لئے مفید ہوتی ہے دوسرے کیلئے مضر ہوتی ہے۔ چونکہ ہر شخص دوسرے کی طبیعت سے اچھی طرح واقف نہیں ہوتا۔ اس لئے اس امر میں کوئی مضائقہ نہیں کہ لاعلمی میں کوئی ایسی چیز تحفۃً دے دی جائے۔ جو دوسرے کے لئے مضر ہو۔ لیکن یہ امر بہت معیوب ہے کہ تحفہ دے کر پھر اسے استعمال کرنے پر بھی مجبور کیا جائے۔

اس ضمن میں حضور نے اس امر پر بھی ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا کہ دعوت کے موقعہ پر میزبان کی طرف سے مہمان سے کھانا کھانے پر بار بار اصرار کیا جائے۔ یا خاص خاص کھانوں کے کھانے پر مجبور کیا جائے۔ فرمایا ہر شخص اپنی طبیعت اور اپنے معدہ کی حالت کو خود اچھی طرح سمجھتا ہے۔ وہ خود بہتر اندازہ لگا سکتا ہے۔ کہ اسے کونسے کھانے کی کس قدر مقدار کی ضرورت ہے۔ بھلا کسی اور کے مجبور کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہاں اجتماعی کاموں میں بعض دفعہ کچھ تکلف کرنا پڑتا ہے۔ اور یہ بھی ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً اگر دعوت میں ایک ہی چیز پکی ہوئی ہے۔ اور وہ طبیعت کے ناموافق ہو۔ تو وہ تھوڑا بہت کھانا ضروری ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر نہ کھانا یا میزبان سے کسی اور چیز کا مطالبہ کرنا اسے ذلیل اور شرمندہ کرنے کا موجب ہوتا ہے۔ مومن کو حتی الامکان ایسی بات کرنے سے بچنا چاہیئے۔ جو دوسرے کے لئے شرمندگی کا موجب ہو۔

اس ضمن میں حضور نے فرمایا میں نے مصلے کو عطر لگانے کا جو ذکر کیا ہے۔ اس سے عطر لگانے والا دوست شرمندہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ نہ تمہیں معلوم ہے اور نہ مجھے معلوم ہے کہ عطر کس نے لگایا۔ ہاں اس واقعہ سے عام لوگوں کو نصیحت کرنے کا ایک موقعہ مل گیا ہے۔ آخر میں حضور نے پھر تاکید فرمائی کہ مومن کو اپنی طبیعت میں سادگی اور اعتدال کا مادہ پیدا کرنا چاہیئے۔ کہ اس کے بغیر نہ صحیح ایمان نصیب ہوتا ہے۔ اور نہ زندگی ہی آرام سے گزرتی ہے۔ مومن کی زندگی سیدھی سادھی اور ہر قسم کی سرد گرم کی عادی تکلیف اور راحت کی حالت کو برداشت کرنے والی ہونی چاہیئے:

ضروری اعلان

تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے بھجوائیں

تمام احباب جماعت کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ وہ موجودہ شورش سے اس طرح نہ گھبرائیں کہ لڑکے تعلیم سے محروم ہو جائیں۔ چاہیئے کہ سب جو تعلیم دلانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ اپنے بچوں کو ایف۔ اے اور بی۔ اے میں داخل کرائیں اور چاہیئے کہ ہر احمدی تعلیم الاسلام کالج میں اپنے لڑکے کو داخل کروائے۔ اور اس بارہ میں مخالفت کی پرواہ نہ کرے۔ تاکہ دینیات کی تعلیم ساتھ کے ساتھ ملتی جائے۔

خاکسار:۔ **مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح**

ہندوستان میں اچھوتوں کی حالت زار

سیکرٹری پنجاب پراونشل شیڈیولڈ کاسٹس فیڈریشن کا بیان

مندرجہ ذیل بیان مسٹر ہنگا لال سوپچری سیکرٹری مغربی پنجاب پراونشل شیڈیولڈ کاسٹس فیڈریشن لاہور نے برائے اشاعت جاری کیا ہے۔ "میرے نوٹس میں یہ بات آئی ہے۔ کہ جو اچھوت پاکستان چھوڑ کر ہندوستان جا رہے ہیں۔ ان سے کتوں سے بھی بدتر سلوک ہو رہا ہے۔ جالندھر شملہ دہلی میں بھنگی۔ اچھوت بھیک مانگتے دیکھے گئے۔ اور ضلع جالندھر کے اچھوتوں کا تو یہ حال ہے کہ وہاں پر اچھوتوں کے گھروں کے مال و اسباب لوٹ لئے۔ بہو بیٹیوں کی عصمت دری کی۔ اور بہت سے اچھوت موت کے گھاٹ اتارے گئے۔ شیڈیولڈ کاسٹس فیڈریشن لاہور حکومت ہندوستان سے پر زور مطالبہ کرتی ہے۔ کہ اگر آئندہ ایسا واقعہ یا ظلم اچھوتوں پر ہوا۔ تو پاکستان کا اچھوت بچہ بچہ کٹ کر مر جائے گا۔ اور اس جرم کا انتقام لیں گے۔ مگر اس بے عزتی کو برداشت نہیں کر سکتے۔ اگر حکومت ہندوستان ان کا انتظام نہیں کر سکتی۔ تو واپس پاکستان ان اچھوتوں کو بھیج دیا جائے۔ پاکستان میں ان کا ہر طرح سے مالی اور جانی حفاظت کا انتظام حکومت پاکستان کرتی ہے۔ اور مکمل یقین دلا چکی ہے۔"

گمشدہ ٹرنک میرا ایک زرد رنگ کا ٹرنک ۱۰ نومبر قادیان سے آنے والے کنوائے میں آیا تھا جو کہ یہاں آکر گم گیا ہے۔ اس پر عبدالمنان ولد مستری خیر الدین صاحب آف قادر آباد قادیان جودھامل بلڈنگ لاہور کی چٹ لگی ہوئی تھی۔ جس صاحب کے پاس ہو یا کسی کو علم ہو وہ اس پتہ پر اطلاع دیں۔ خاکسار عبدالمنان [illegible] بلڈنگ لاہور